سامنے ساری امت جمع ہوگی بڑے بڑے اغنیاء و امراء جمع ہوں گے انھیں جب مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سوال فرمائیں گے۔

حق جوانے مسلمے باتو سپرد کو نصیبے از دبستا تم نبرد
از تو این یک کار آسانم نشد یعنی آں انبار گل آدم نشد

یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک نوجوان مسلم تمہارے سپرد کیا وہ میری درسگاہ سے محروم رہا تم سے اتنی موٹی بات بھی نہ ہو سکی کہ اس مٹی کے تودہ کو آدمی بنا دیتے۔ تو بتاؤ اس وقت میں کیا جواب دوں گا؟

یہ واقعہ لکھ کر مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی دامت برکاتہ اپنے مخصوص انداز میں کیسی لطیف و عبرت انگیز بات لکھتے ہیں کہ اقبال اور ان کے والد صاحب کا قصہ تو یہیں چھوڑئیے۔ کیا یہ سوال بلکہ اس سے بھی بڑھ کر سوال ہم سے اور آپ سے نہ ہوں گے۔ ذرا اس وقت کو تصور میں لائیے جب ہم آپ سب بے بسی و بے کسی کی تصویر بنے ہوئے میدان محشر میں کھڑے ہوں گے۔ اور سوال ہم سے ہماری اولاد کے بارے میں ہوگا کہ اللہ نے تمہیں اولاد کی نعمت عطا کی تھی تم نے اس نعمت کا کیا حق ادا کیا اور کس حد تک اللہ کے عطیہ کو کام میں لائے۔ اور کس حد تک محض اس کو نفس پرستی کا ذریعہ بنایا، اپنی اولاد کو بے شک تم نے خوب پڑھایا لکھایا، سکھایا، امتحانات اعلیٰ سے اعلیٰ پاس کرلئے تاکہ تمہارا لڑکا ڈپٹی کلکٹر ہو جائے۔ آئی، ایس، سی میں کامیابی حاصل کرکے اچھا ڈاکٹر، اچھا وکیل اچھا انجنیئر بن کر چمکے، اسمبلی کا محرر ہو جائے۔ فوج میں کپتان ہو جائے، مینجر ہو جائے، کامیاب تاجر ہو کر نکلے، خوب کمائے خوب اڑائے، تمہیں بھی خوب لالا کر دے۔ تمہارا نام بھی اس کی وجہ سے اونچا ہوتا چلا جائے۔ غرض سر سے پیر تک اسے دنیا ہی کے لیے خوب تیار کیا۔ لیکن اس ساری جانتوڑ کوشش و کاوش میں کوئی پہلو آخرت کا بھی آنے دیا۔ اچھا مسلمان بنانے کی بھی کوئی سعی و تدبیر کی، غازی و مجاہد بنانا تو الگ رہا سیدھی سادھی تعلیم بھی اسے حقائق دینی اور علوم قرآن کی دی؟ اور جو پیغمبر امی روحانی عظمتوں سے قطع نظر دنیا میں بھی ایک کامیاب ترین رہبر اور دانا ترین انسان کی حیثیت سے بھیجا گیا تھا۔ اس کی سیرت کے نمونہ پر اپنے بچوں کی زندگی کس حد تک ڈھالی؟ تو بتائیے ان سوالات کا بھی کوئی جواب اس وقت آپ سے بن پڑے گا۔

یاد رفتگان

آہ مولانا محمد حنیف یزدانی مرحوم

پروفیسر محمد یاسین محمدی صاحب

یہ خبر نہایت افسوس اور رنج و غم کے ساتھ سنائی جا رہی ہے کہ جمعیت اہلحدیث کے مایہ ناز عالم دین حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم کے رفیق کار، بے باک خطیب، قابل فخر مقرر و محرر، معروف اہل قلم، حضرت مولانا محمد حنیف یزدانی ۱۵ اپریل ۱۹۸۹ء کو صبح ۹ بجے ۵۴ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم و مغفور جمعیت اہلحدیث سے والہانہ وابستگی اور اکابرین اہلحدیث سے گہری محبت و عقیدت رکھتے تھے آپ کی پوری زندگی دین اسلام کی تبلیغ اور نشر و اشاعت وعظ و تبلیغ میں بسر ہوئی۔

مولانا مرحوم جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ و عاملہ کے رکن، جمعیت اہلحدیث لاہور کے نائب امیر، جامع مسجد قباء اہلحدیث، اقبال ٹاؤن لاہور کے خطیب، مکتبہ نذیریہ کے مہتمم، مسلک اہلحدیث کے داعی و شیدائی، مبلغ و ترجمان، کتب اسلاف کی اشاعت کے تمنائی معروف اہل قلم اور ایک جید اور ممتاز عالم دین تھے۔

مرحوم بڑے ہنس مکھ، ملنسار، خوش اخلاق اور خوش اطوار تھے۔ مجھ سے مرحوم کے بڑے گہرے دوستانہ، مخلصانہ تعلقات تھے جب بھی کراچی تشریف لاتے میرے گھر ضرور تشریف لاتے اور مجھے شرف میزبانی سے نوازتے تھے، مولانا نے چالیس سے زائد نادر و نایاب اسلاف کی لکھی ہوئی کتب شائع فرما کر ان کتب کو نئی زندگی عطا کی، ہر کتاب کی اشاعت کے وقت مجھ سے ضرور مشورہ کرتے اور میری بعض باتوں کو تسلیم کر لیا کرتے تھے میں جب بھی لاہور جاتا مولانا سے ضرور بالضرور ملاقات کرتا اور مولانا بڑے خلوص و محبت سے پیش آتے اور بڑی خاطر مدارات فرماتے تھے مولانا مرحوم کئی کتابوں کے مولف بھی تھے وہ جس پائے کے عالم تھے اس کے مطابق جماعت نے ان سے استفادہ نہیں کیا۔ اکابرین اہلحدیث کی نادر و نایاب تحریریں اور کتابیں دریافت کرتے خود ہی کتابت کراتے خود ہی پروف ریڈنگ کرتے، خود ہی کاغذ خریدتے اور خود ہی اپنی جیب سے پیسے لگا کر کتابیں چھپواتے اور پھر خود ہی ان کی فروخت کا انتظام کرتے تھے وہ اپنی ذات میں ایک انجمن، ایک تحریک اور ایک ادارہ تھے، لوگ ان کا مذاق اڑاتے، ان کو تنگ کرتے اور ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتے تھے مگر اس کے باوجود وہ نہایت خلوص اور محبت کے ساتھ اپنے کام کو جاری و ساری رکھتے تھے۔ اگر وہ کسی بات پر ناراض ہوتے تو پھر جلد ہی راضی بھی ہو جاتے تھے اور دل میں کسی قسم کا باپ نہیں رکھتے تھے مولانا نے زندگی بھر مصیبت و مشقت اٹھائی ہمیشہ معاشی تنگ دستی کا شکار رہے مگر اس کے باوجود جماعتی اکابرین کی کتب شائع کرتے رہتے تھے وہ اپنی تقاریر اور اپنے مضامین کے ذریعہ عوام الناس کو اسلاف اہلحدیث کے کارناموں سے آگاہ کرتے رہتے تھے، ان کی بڑی تمنا اور آرزو یہی تھی کہ جماعت پھر سے متحد و متفق ہو جائے اور وہ اس کے لیے شبانہ روز کوششوں میں لگے رہتے تھے نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے، تصنع و بناوٹ سے عاری، خلوص و محبت ان کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

مولانا نے اپنے ادارہ سے اسلاف کی جو کتب شائع کیں ان کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) شرح اسماء الحسنیٰ از قاضی سلیمان منصور پوری (۲) اصحاب بدر از علامہ قاضی سلیمان منصور پوری (۳) عشرہ مبشرہ از قاضی حبیب الرحمٰن منصور پوری (۴) مکالمات نبوی از ابو یحییٰ خاں امام نوشہروی (۵) حضرت

عورتوں کے سیاسی نظریئے از ابو یحییٰ خاں نوشہروی (۶) اہلحدیث کے دس مسئلے از ابو یحییٰ خاں امام نوشہروی (۷) تحریک آزادیٔ فکر اور شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی (۸) مولانا اسماعیل سلفی مرحوم (۹) مقالات غزنوی از مولانا داؤد غزنوی مرحوم (۱۰) تفسیر آیت کریمہ از علامہ ابن تیمیہ (۱۱) تفسیر سورۃ اخلاص از علامہ ابن تیمیہ (۱۲) اصحاب صفہ از علامہ ابن تیمیہ (۱۳) شہدائے احد از عبدالجلیل رحمانی (۱۴) عظمت صحابہ و اہل بیت از شاہ اسماعیل شہیدؒ (۱۵) معیار الحق از شیخ الکل میاں نذیر حسینؒ وغیرہ وغیرہ۔

مولانا مرحوم نے خود بھی بہت سی کتابیں تالیف فرمائیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) آداب الدعاء :- جس میں دعاء کے آداب و فضائل کے علاوہ سماع موتی اور آیت وسیلہ کی تفسیر بیان کی گئی۔

(۲) زیارت قبور کا شرعی طریقہ :- جس میں موجودہ شرکت و بدعت، قبہ سازی، قبروں کو بوسہ دینا، سجدہ طواف کرنا وغیرہ کی تردید کی گئی ہے۔

(۳) مرشد جیلانی کے ارشادات حقانی دوبارہ توحید ربانی :- اس کتاب میں آپ نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحؒ کی تعلیمات کی روشنی میں توحید کے اثبات اور شرک و بدعت کا ابطال ثابت کیا ہے۔

(۴) محمد رسول اللہؐ غیر مسلموں کی نظر میں :- یہ ضخیم کتاب سیرت النبی پر لکھی گئی اور غیر مسلموں نے رسول اکرم کی شان میں جو منشور اور منظوم خراج عقیدت پیش کیا ہے، اسے جمع کیا گیا ہے۔

(۵) قرآنی دعائیں :- اس کتاب میں قرآن مجید میں انبیاء کرام اور دیگر دعاؤں کو جمع کر کے ان کا ترجمہ، سادہ اور عام فہم زبان میں تشریح کی گئی ہے۔

(۶) مرزائے قادیان اور علمائے اہلحدیث :- اس کتاب میں مو نے علمائے اہلحدیث کے ان کارناموں کو مختصراً بیان کیا ہے جو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی بدنام تحریک کے خلاف انجام دیئے۔

(۷) تعلیمات احمد رضا :- اس کتابچہ میں مولانا موصوف نے احمد رضا کی ان تحریروں کو جمع کیا ہے جو شرک و بدعت کے خلاف تھیں۔

ان کتابوں کے علاوہ موصوف نے بے شمار مضامین کتاب و سنت کی حمایت اور شرک و بدعت کی رد میں اور اکابرین اہلحدیث کے کارناموں پر تحریر کئے جو جماعت کے مختلف جرائد و رسائل میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے مرحوم نے اکیلے یہ سب کام انجام دیئے یہ ایسے کام تھے جو ایک ادارے کو انجام دینے چاہیئے تھے۔

مرحوم کے انتقال سے جماعت اہلحدیث ایک مخلص عالم دین، مایہ ناز مبلغ، خطیب، صاحب طرز اہل قلم اور ایک خاموش کارکن اور مجاہد سے محروم ہو گئی مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بہت مشکل ہے میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، قبر کی زندگی ان پر آسان فرمائے اور قیامت کے دن انہیں ہر قسم کی آزمائش سے بچائے اور محفوظ رکھے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند مرتبہ و مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین"

بقیہ! فقہ الحدیث

اجزاء سے انتفاع جائز ہے

چنانچہ زہری کہتے ہیں:

"میں نے کئی سلفی علماء کو ہاتھی دانت وغیرہ سے کنگھی کرتے اور اس قسم کی چیزوں میں تیل وغیرہ ڈال کر رکھتے دیکھا ہے"

(باقی باقی)